© rasailojaraid.com

ادبیات

سلام

جناب سعادت نظیرؔ، ایم اے

اللہ اللہ! یہ سماں خون رُلانے والا
"حرب لاکھوں ہیں اور اک زخم اٹھانے[لہ]"

اور کیا کوئی حسینؑ بنِ علیؑ سا ہوگا
چلتی تلواروں میں حق بات سُنانے

روکنے والوں نے ہر گام پہ روکا پھر بھی
نہ رُکا منزلِ مقصود کو جانے

دُور تھا اپنے وطن سے بہ تقاضائے وفا
سختیاں وادیِ غربت میں اُٹھانے

شیوۂ ضبط سے مجبور سرِ مقتل بھی
زخم پردے میں تبسم کے چھپانے

جان پر کھیل گیا عظمتِ انساں کیلئے
رُخِ ہستی سے حجابات اُٹھانے

کوئی یہ جذبۂ ایثار کہاں سے لائے؟
جادۂ منزلِ مقصود بنانے

سچ تو یہ ہے کہ حیاتِ ابدی پاتا ہے
نقدِ جاں راہِ صداقت میں لُٹانے

جیت ہوتی ہے نتیجے میں ہمیشہ سچ کی
کہہ گیا دل کی فضاؤں میں سمانے

آج بھی مرکزِ افکار ہے انساں کیلئے
دہر کو جوہرِ کردار دِکھانے

حق اُبھرتا ہی رہا نقشِ بقا بن کے نظیرؔ!
مٹ گیا آپ ہی آخر کو مٹانے والا

لہ میر انیس کا مصرع۔

© rasailojaraid.com